ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-20

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

غلام دستگیر صابر

اسسٹنٹ پروفیسر براہوئی

پی ایچ ڈی اسکالر، یونیورسٹی آف بلوچستان، کوئٹہ

پروفیسر ڈاکٹر منظور بلوچ

پروفیسر، شعبہ براہوئی، یونیورسٹی آف بلوچستان، کوئٹہ

رخشان میں براہوئی رباعی

Ghulam Dastagir Sabir *
Assistant professor Brahui.
P.hd scholar, University of balochistan Quetta.
Prof Dr. Manzoor Baloch
Professor. Department of Brahui university of Balochistan Quetta.

***Corresponding Author:** ghulamdastagir@gmail.com

Brahui Rubai in Rakhshan

Rubai, an esteemed genre in poetry, traces its origins to Persian literature in Iran. Scholars attribute its inception to the eminent Persian poet Abul Hassan Rodaki. Over time, Arab poets also embraced this form to express their emotions. As the centuries unfolded, rubai gained popularity across various languages worldwide. Notably, rubai found a receptive audience in the languages of the Indian subcontinent. Among these, the Brahui language stands as one of the oldest. Despite its ancient roots, Brahui poets initially grappled with the intricate structure and rhythmic demands of rubai. It wasn't until the mid-2000s that this genre began to flourish in Brahui poetry. The Rakhshan region of Balochistan played a pivotal role in nurturing remarkable rubai compositions in the Brahui language. A quarterly magazine called Chirag, published in four languages from the main city of Rakhshan, Nushki, emerged

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-20

as a significant catalyst for promoting Brahui rubai. Ali Saqi, a leading Brahui poet from Rakhshan, holds the distinction of compiling the first collection of Rubaiyyat in Brahui. His poetry anthology titled Janoon e Saqi showcases a rich tapestry of Brahui rubaiyyat. Additionally, Saqi's eagerly awaited second book, Deewan e Rubaiyyat, promises further exploration of this poetic form. Other representative poets from Rakhshan, such as Dr. Alam Akhbi, Imaran Fariq, and Sheikh Atiq Hasrat, have also contributed to the rubai tradition. Meanwhile, a new generation of poets—Zahid Salam, Basit Mahr, Javed Sakir, Ibrahim Abrar, Dad Muhammad, and Jawad—continue to experiment with this genre. In summary, the quarterly magazine Chirag and the poets of Rakhshan have played a pivotal role in elevating rubai within the Brahui language, weaving a poetic legacy that bridges cultures and generations.

Key Words: *Brahui,Rubai,Poetry,Rakhshan, Region.*

رباعی عربی زبان کے لفظ" رُبَع" سے مشتق ہے۔ ربع کے معنی" چار" کے ہیں۔ رباعی دو بیت یا چار مصرعوں پر مشتمل ہوتا ہیں۔ اس لیے اسے رباعی کے علاوہ "دو بیتی" بھی کہا جاتا ہے۔ قدیم زمانے میں رباعی کو "ترانہ" بھی کہاجاتا تھا۔(بلکہ جدید فارسی میں اب بھی ترانہ کہاجاتاہے)۔

صنف رباعی ایرانیوں کی ایجاد ہے۔ اکثر علمائے ادب اور محققین اسے "رودکی" کی ایجاد قرار دیتے ہیں۔ مگر عربوں نے اسے بھرپور انداز میں اپنایا۔ اسی وجہ سے رباعی عجم اور عرب دونوں میں مقبول ترین شعری صنف قرار پایا۔

شعری اصطلاح میں رباعی اس مختصر نظم کو کہتے ہیں جس کا پہلا ، دوسرا ، اور چوتھا مصرع ہم قافیہ ہو۔ موضوع کے لحاظ سے رباعی پر کوئی پابندی نہیں۔ حمد، نعت ، منقبت ، تصوف ، عشق، فلسفہ ،سیاست، اخلاقیات غرض دنیاکے ہر موضوع پر رباعی کہی جاسکتی ہے۔اس میں کسی بھی موضوع یاخیال کواس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ مصرع بہ مصرع خیال یاموضوع تسلسل اور ارتقاءکے ساتھ چوتھے مصرعے میں اپنی تکمیل تک جاپہنچتاہے۔ رباعی کے حوالے سے سلیم شہزاد لکھتے ہیں:

"رباعی بمعنی چار سے مشتق اصطلاح یعنی شعری اظہار کی ہیئت جس میں چار مصرعوں "اا ب ا" قوافی کی ترتیب میں ایک مضمون بیان کیا گیا ہو، اگر چاروں مصرعے مقفیٰ ہو تو اسے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-20
ماخذ تحقیقی مجلہ

رباعی، ترانہ اور مصرعوں کی قید کی سبب اسے دوبیتی بھی کہتے ہیں قوافی کی ترتیب میں تینوں مقفیٰ مصرعے اور غیر مقفیٰ خصی کہلاتا ہے۔" (۱)

رباعی بحر ہزج میں لکھی جاتی ہے۔جس کا اصل اور سالم رکن "مفاعیلن" ہے۔ مفاعیلن پر مختلف زحافات کے عمل سے دس افاعیل بنائے جاتے ہیں۔(جن میں فعولن شامل نہیں)۔رباعی کے مخصوص اوزان ہوتے ہیں۔ جنھیں اساتذہ نے دو شجروں میں تقسیم کیا ہے۔مفعول سے شروع ہونے والے اوزان کو شجرہ اخرب اور مفعولن سے شروع ہونے والے اوزان کو شجرہ اخرم کہتے ہیں۔ یہ اوزان ایک رباعی میں جمع کیے جاسکتے ہیں۔اگر رباعی ان اوزان سے باہر ہیں تو اسے قطعہ کہہ سکتے ہیں رباعی نہیں۔

براہوئی زبان میں رباعی پر طبع آزمائی:

براہوئی زبان میں جدید ادب کا دور(موجودہ دور) ۹۰ء کی دہائی میں شروع ہوا۔اس دور میں دیگر اصنافِ ادب کے ساتھ ساتھ رباعی میں طبع آزمائی شروع ہوئی۔اس دور کے ابتدا ہی میں اخبارات اور رسائل و جرائد میں رباعیات شائع ہونے لگیں۔ چونکہ رباعی اپنی مخصوص ہیئت، بحور اور اوزان کے لحاظ سے ایک مشکل اور سخت صنف شاعری ہے۔اس لیے براہوئی کے سینئر شعراء رباعی لکھنے سے اجتناب کرتے رہے ۔اگرچہ پروفیسر عزیز مینگل نے سن ۲۰۰۰ء میں رباعیات کے نام سے ایک کتاب "تیرونک" لکھی۔مگر یہ کتاب رباعی کی ہیئت اوراوزان پر پورا نہیں اترتا۔لہٰذا اسے کسی طور رباعیات کی کتاب نہیں کہہ سکتے۔ براہوئی زبان میں رباعی کے حوالے سے ڈاکٹر لیاقت سنی لکھتے ہیں:

> " مشکل اور سخت ہیئت اور بحورو اوزان کی پابندی کے خوف سے براہوئی زبان میں رباعی دوسرے شعری اصناف کی طرح پنپ نہ سکی۔براہوئی زبان میں قطعات کو بھی رباعی کے صنف میں شامل کیا گیا۔ابھی تک براہوئی میں بہت سے شعراء قطعہ اور رباعی کو ایک ہی صنف سمجھتے ہیں۔کچھ نوجوان شعراء رباعی پر طبع آزمائی کر رہے ہیں۔سہ ماہی "چراگ" کے کچھ شماروں میں رباعیات ملتی ہیں۔براہوئی شعراء میں حنیف مزاج، لیاقت سنی سلام زاہد، علی ساقی، داد محمد جواد، ابراہیم ابرار، باسط مہر، آصف زیب، جاوید شاکر اور اسی طرح ڈاکٹر عالم عجیب کے شعری مجموعوں میں کچھ رباعیات شامل ہیں۔" (۲)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-20

ماخذ تحقیقی مجلہ

رباعی واقعی ایک مشکل ترین صنف ہے۔ایک تو اس میں مقررہ بحور کی پابندی لازمی ہے۔دوسرا اس میں ردیف و قافیہ یا صرف قافیہ کے التزام کے ساتھ کسی ایک موضوع کو تکمیل تک پہنچانا مشکل ہے۔اس بارے میں جوش ملیح آبادی جیسے نامور شاعر لکھتے ہیں:

> " رباعی ایک بہت بری بلا اور نہایت جان لیوا صنفِ کلام ہے۔کم بخت ۴۰ برس سے پیشتر کسی بڑے سے بڑے شاعر کے بس میں آنے والی چیز نہیں ہے۔بات یہ ہے کہ جب تک شاعر کو بے پناہ مشاقی اور نہایت دیدہ وری کی بدولت دریا کو کوزے میں بھر لینے کا کام نہیں آتا اس وقت تک رباعی اس کی ہاتھ میں نہیں آتی "[۳]

براہوئی ادب میں اس مشکل صنف پر کام کرنے کا اعزاز رخشان کے شعراء کے سر ہیں۔رخشان کے استاد شاعر علی ساقی کو براہوئی رباعیات کا پہلا مجموعہ شائع کرانے کا اعزاز حاصل ہیں۔رباعیات کا یہ مجموعہ "جنون ساقی" کے نام سے "راسکو ادبی دیوان نوشکی بلوچستان" نے ۲۰۰۷ میں شائع کیا۔"جنون ساقی" ۱۲۴ صفحات پر مشتمل ہیں۔جس میں ۱۱۳ رباعیات شامل ہیں۔چونکہ علی ساقی علم عروض کے استاد ہیں اس لیے انہوں نے " جنون ساقی" میں رباعی کی تعریف تاریخ، علم عروض کا فن، وزن، تقطیع، سبب، وتد، فاصلہ، وغیرہ کا علمی انداز سے ذکر کیا ہے۔نیز رباعی کے فن اور متعین بحر" بحر ہزج "اس کے زحافات" مقبوض، اخرم، اخرب وغیرہ پر بھی روشنی ڈالی ہے۔نیز شجرہ اخرب، اخرم اور رباعی کے قوانین پر بھی بحث کی ہے۔اور آخر میں ایک تفصیلی چارٹ کی صورت میں رباعی کے تمام ارکان اور اوزان کو بھی پیش کیا ہے۔" جنون ساقی "میں تمام رباعیات کو ان کے مروجہ اوزان کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ہر رباعی سے پہلے چاروں مصارع کے اوزان درج ہیں اس کے بعد رباعی لکھا گیا ہے۔مثلاً پہلا حمدیہ رباعی شجرہ اخرم میں ہے۔

مفعولن مفعولن مفعولن فع
مفعولن مفعولن مفعولن فع
مفعولن مفعولن مفعولن فع
مفعولن مفعولن مفعولن فع

لا اس نی ہر عیب آن پاک اس نی رب
ناپاکے ہر شیطان' پاک اس نی رب

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-20
ماخذ تحقیقی مجلہ

ناذکران رونقِ مجلس ٹی کل
شان اٹ نا انت ئس پان پاک اس نی رب (۴)

نی سائیں نی مرشد آقا م نی
صل اللہ نی قائد ام آقا م نی
نی بھلواست آ احسان کریس
احمد نی حامد نی آقا م نی (۵)

موضوعات کے حوالے سے علی ساقی کی رباعیات میں تنوع پایا جاتا ہے۔ انہوں نے مختلف موضوعات پر رباعیات کہی ہیں۔ نبی پاک کی حدیث مبارکہ ہے " علم حاصل کرو چاہے اس کے لیے تمہیں چین کیوں نہ جانا پڑے" علی ساقی بھی علم اور مقصد کے حصول کے کے لیے دنیا کے کسی بھی حصے میں سفر کرنے کی ترغیب یوں دیتے ہیں:

دشمن تو مشورہ کروئی مس کر
حقانے قربان مروئی مس مر
چین اسکان مقصد کن انوئی مس ان
شبنم تے بروے ٹی دروئی مس در (۶)

اگرچہ ساقی جی خود حافظ قرآن اور دینی تعلیم سے آراستہ ہیں۔ مگر وہ اپنی شاعری میں سرکاری و درباری ملاؤں اور علماء سو کی سخت مذمت کرتے ہیں۔ وہ ان ملاؤں کو اس بات پر ملامت کرتے ہیں کہ وہ حق اور سچ بیان کرنے کی بجائے سرکار اور دربار کے ترجمان بن گئے ہیں۔ خوشامد پرستی اور چاپلوسی ان کا وطیرہ بن چکا ہے اس حوالے سے وہ کہتے ہیں:

سرکاری ملاک خداغان خلبو
درباری ملاک خداغان خلبو
خیرات اٹ اسلام مفک نافذ اچ
سینگاری ملاک خداغان خلبو (۷)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-20
ماخذ تحقیقی مجلہ

وادیٔ کشمیر کی خوبصورتی اپنی مثال آپ ہیں تو وہی اس میں جاری مظالم دنیا بھر کے لیے تکلیف کا سبب ہے۔ ساقی جی جہاں اپنے وطن کی خوبصورتی کو کشمیر سے تشبیہ دیتے ہیں تو ساتھ ہی یہاں جاری خون ریزی کو بھی کشمیر میں ہونے والے بربریت سے تشبیہ دیتے ہیں۔ وہ وطن کی اس حالت پر سخت نالاں اور رنجیدہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں یہاں دو طبقات ہیں ایک ظالم دوسرا مظلوم۔

دادھرتی خوش رنگ ءِ کشمیر انبار

لیکن دادل تنگِ کشمیر انبار

ہر کس ناتینا دو، کمزور، زور

داڑے بر اُر جنگ ءِ کشمیر انبار (۸)

علی ساقی رجائیت پسند اور انقلاب پسند ہیں۔ وہ مزاحمتی شاعری بھی کرتے ہیں۔ مظلوم طبقے کو ظالم کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے اور ان کے خلاف مزاحمت کا درس دیتے ہیں۔ وہ بزدلی سے نفرت، بہادری کو حقیقی اور اصل زندگی قرار دیتے ہیں۔ اس بارے میں وہ کہتے ہیں:

آزاد مفسہ دن دھرتیک لغور

فولاد جغر خوارہ سختیک لغور

داوخت جرأت نائے اوغنگ ناف

بس چاس ہشنگ خوارہ کشتیک لغور (۹)

ساقی جی اپنے تخلص کے مصداق اپنی شاعری میں خمریات کے عناصر شراب، ساقی، پیرِ مغاں، جام و ساغر، مستی و سرشاری کا بھی کثرت سے ذکر کرتے ہیں

رازٹ نی تخپہ سر عام مرے

سختی ٹی پن تا ام اسلام مرے

ساغر ٹی ساقی نا ایمان سلیس

آبادئس گردنیا انجام مرے (۱۰)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-20
ماخذ تحقیقی مجلہ

ساقی جی کی رباعیات میں دوسرے موضوعات کے علاوہ شاعری کی روایتی موضوع حسن اور عشق بھی شامل ہیں۔ ساقی اپنے محبوب کے حسن و جمال اور اداؤں پر فریفتہ ہیں۔ دوسری جانب اسے اندیشہ ہے کہ اسکے محبوب کی خوبصورتی اور حسن و جمال کو کسی کی نظر نہ لگے۔ اس بارے میں وہ کہتے ہیں:

بسم اللہ یا خدا انظر کپرتا
اہرنا تاب اف خبر کپرتا
اینو گر بالفرض نظر شاغاو
است اٹ داز خم اسے دتر کپرتا (۱۱)

ساقی اپنے محبوب کی سیاہ اور گھنیری زلفوں کو کالے بادل سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتا ہے:

رخسار او ختس جھرتے شاغاس
بس دن پا ساقی خاخرتے شاغاس
الفیہ ختنون نماخن تے نن
ماتم کرنی ننکہ پڑدرتے شاغاس (۱۲)

اگرچہ علی ساقی فنِ رباعی کے استاد ہیں۔ اور آپ نے رباعی کی تمام مروجہ بحور اور اوزان میں شاعری کی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی آپ براہوئی زبان کے واحد رباعی گو شاعر ہیں جنھوں نے عام رباعیات کے ساتھ ساتھ مستزاد رباعیات بھی لکھی ہیں جو ان کی فنی پختگی کا واضح ثبوت ہیں۔

ساقی جی بے سدھ مس شیخ ءِ اُر دسکان کنیک
اِچ تیتک بسّیءِ الپک سُر دسکان کنیک
واپس ہلک فتویٰ ءِ کافر مس ایمان سلیس
آزانے او لیکن ساغر پر دسکان کنیک (۱۳)

بلاشبہ علی ساقی نہ صرف رخشان بلکہ براہوئی زبان کے موجودہ عہد کے سب سے بڑے رباعی گو شاعر ہیں۔ براہوئی رباعی کو فروغ دینے میں انکا بڑا اہم کردار ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-20
ماخذ تحقیقی مجلہ

علی ساقی کے علاوہ رخشان کے دیگر شعراء نے بھی براہوئی زبان میں رباعیات کہی ہیں۔ان میں سے ایک اہم نام ڈاکٹر عالم عجیب کا ہے۔ عجیبؔ براہوئی زبان کے مقبول اور نمائندہ شاعر ہیں۔ اُن کے پانچ شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے دوسرے اصناف کے علاوہ رباعی پر بھی طبع آزمائی کی ہے جیسے:

ناحسن اشاگندارے ام ارفے

توبے اے ارفے استارے ام ارفے
نی ایڑے ام استاتے لگفینس
پائے خلق ناخاخر شارے ام ارفے [۱۴]

عمران فریق رخشان سے تعلق رکھنے والے نوجوان نمائندہ شاعر ہیں۔ موجودہ دور میں عمران، براہوئی ادب میں سب سے زیادہ نظم کے مختلف اصناف پر کام کر رہے ہیں۔ ان کی نظموں پر مشتمل کتاب ”است ناترک کشکا“ ہے۔ عمران فریق ایک رجائیت پر مبنی رباعی میں کہتے ہیں:

دنیانارنجاک بریرہ کارہ

زندٹ دادڑداک بریرہ کارہ
است اٹ نی تخیپیس تیاری تی اچ
ہردے داسیخاک بریرہ کارہ [۱۵]

عمران فریق کی ایک مزاحمتی رباعی

ان حاش تلاراتئے آذان کرک
لبیک نی پا۔۔۔۔ دیوان کرک
داخاک توارے نے خفتور فریق
برخاک مرک زندے قربان کرک [۱۶]

براہوئی میں رباعی کو فروغ دینے میں سہ ماہی رسالہ ”چراگ“ نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ رسالہ رخشان کے مرکزی شہر نوشکی سے آغا زاہد کی ادارت میں چار زبانوں سے شائع ہوتا تھا۔ اس رسالے میں براہوئی رباعی کے فروغ کے لیے صفحات مختص کیے گئے تھے۔ جس میں رخشان کے علاوہ بلوچستان کے دیگر علاقوں کے شعراء کی رباعیات بھی شامل تھیں۔ اس رسالے میں جن شعراء نے رباعی کے مروجہ بحور اور اوزان و ہیئت میں رباعیات

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-20
ماخذ تحقیقی مجلہ

لکھی ان میں سر فہرست زاہد سلام ہیں۔ زاہد سلام خود رباعی کے استاد اور نقاد ہیں۔ ان کی رباعیات کے نمونے درج ہیں:

راجِ دا احساس امر ایتن وطن
بے درتے سیحاس امر ایتن وطن
راہبر ام اڑزان بہاکے دن ننے
اودے پاشاباس امر ایتن وطن (۱۷)

وختاک ہمو دوبس انسان بدل
ایمان ارے لیکن ایمان بدل
ہر ہیت زرابی آخاخرنائے
دادورنا اربو شیطان بدل (۱۸)

رخشان کے دیگر شعرا کی رباعیات ''چراگ'' میں شائع ہوئی ان کے نمونہ جات:

غم تے در دلد ارنناتر خک است
پے انتس وکیک دم ئس اوغک است
دااستے اے زند کرسیک نی پوغ
خاخرٹی جاوید امر لڑزک است

(جاوید شاکر) (۱۹)

انصاف داراج اٹ خنانے دے پا؟
مظلوم ناحق ءِ اُرانے دے پا؟
ارمان ارے است اٹ دھرتی کنادا
دااست ءِ تینا اُشانے دے پا؟

(باسط مہر)(۲۰)

الغرض مشکل صنفِ سخن ہونے کی وجہ سے براہوئی زبان میں رباعی کہنے کا آغاز اور ارتقاء ۲۰۰۰ کی دہائی میں شروع ہوا۔ صنف رباعی کا آغاز کرنے اور اسے پروان چڑھانے میں رخشان کے استاد شاعر علی ساقی اور رخشان

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-20

کے دیگر شعراء کا کردار نمایاں ہیں۔ براہوئی شاعری میں رباعی پر سب سے زیادہ طبع آزمائی بھی رخشان کے شعرائے کرام نے کی ہے۔

کتابیات

۱. سلیم شہزاد، لسانی و ادبی اصطلاحات، عبداللہ اکیڈمی اردو بازار لاہور ۲۰۲۰ ص۔۴۱۵
۲. سنی لیاقت ڈاکٹر، براہوئی پوسکناشاعری۔ ہائیر ایجوکیشن اسلام آباد پاکستان ۲۰۰۹ ص۔۸۹
۳. ناشاد، اشرف محمود، اصناف ادب، نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد پاکستان، ۲۰۱۴ ص۔۶۱
۴. ساقی علی، جنون ساقی، راسکوہ ادبی دیوان) رجسٹرڈ (بلوچستان۔۔۔۔۔ ص ۱۱
۵. ایضاً۔۔۔۔۔۔ص ۱۲
۶. ایضاً۔۔۔۔۔۔۔ص ۷۵
۷. ایضاً۔۔۔۔۔۔ص ۱۵
۸. ایضاً۔۔۔۔۔۔ص ۷۰
۹. ایضاً۔۔۔۔۔ص ۲۱
۱۰. ایضاً۔۔۔۔۔ص ۲۷
۱۱. ایضاً۔۔۔۔۔۔۷۹
۱۲. ایضا۔۔۔۔۔۔۔۸۰
13. ایضاً۔۔۔۔۲۲
14. عجیب عالم ڈاکٹر، زراغ، براہوئی اکیڈمی) رجسٹرڈ (بلوچستان کوئیٹہ۔ ۲۰۰۳ ص۷۹
۱۵. فریق عمران۔ است ناترک کشکا، شیوان ادبی کاروان ڈاک نوشکی ص ۱۲۵
۱۶. ایضاً۔۔۔۔۔۔۱۲۵
۱۷. عابد سلام۔ مجلہ سہ ماہی چراگ ۲۰۰۵ ص۔۲۵
۱۸. ایضاً ۲۰۰۶۔۔۳۴
۱۹. جاوید شاکر مجلہ سہ ماہی چراگ ۲۰۰۶ ص۔۲۳
۲۰. باسط مہر سہ ماہی چراگ ۲۰۰۶ ص۔۲۳